68842 ۔ کرنسی کی قیمت تبدیل ہونے کی صورت میں قرض کی ادائیگی

سوال

میں نے اپنے ایك دوست کو کچھ سعودی ریال کی صورت میں قرضہ حسنہ دیا، اور اب ادائیگی کے وقت مصری کرنسی کی قیمت سعودی ریال کے مقابلہ میں کم ہو چکی ہے، اور میرا وہ دوست قرض لیتے وقت کے حساب سے مصری کرنسی میں قرض واپس کرنا چاہتا ہے، جس کا معنی یہ ہوا کہ مجھے اپنے اصل مال سے کم رقم ملےگی، اور قرض اتنا ہی واپس کیا جاتا ہے جتنا لیا جائے، اور میں نے ایسا کرنے سے انکار کیا اور اس سے کہا کہ:
میرے بھائی میں نے آپ کو سعودی ریال دیے تھے کہ آپ مجھے واپس بھی اتنے ہی سعودی ریال ہی دینگے جتنے لے رہے ہو، اور قرض جتنا لیا جائے اتنا ہی واپس ہوتا ہے، اور میرے لیے یہی کافی ہے کہ میں اتنی مدت تك ان پیسوں کو کسی حلال کام میں لگا کر نفع حاصل کرنے سے محروم رہا ہوں اور میں نے آپ کو قرضہ حسنہ صرف اللہ تعالی کی رضا کے لیے دیا تھا کہ آپ اس سے اپنی تجارت صحیح کریں، اور آپ نے اس کی تجارت کی اور پھر ما شاء اللہ نفع بھی حاصل کیا، اور اللہ نے اس میں برکت دی، تواس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا.
اب مجھے یہ بتایا جائے کہ اسلام کا حکم اس سلسلے میں کیا ہے، کیا اس پر سعودی ریال میں ہی قرض واپس کرنا واجب ہے یا نہیں ؟
اور اگر جواب یہ ہو کہ اسے سعودی ریال میں ہی قرض واپس کرنا واجب ہے، اور اس نے یہ فتوی قبول کرنے سےانکار کر دیا تو اللہ تعالی کے ہاں اس کا حکم کیا ہوگا ؟
اور کیا وہ مال جو اس کے پاس رہتے ہوئے کم ہوا ہے میں اللہ تعالی کے ہاں روز قیامت اس کا مطالبہ کرونگا یا نہیں ؟
اس سلسلے میں آپ فتوی دے کر عند اللہ ماجور ہوں، کیونکہ قرض کی ادائیگی آپ کے فتوی پر موقوف ہے، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جس شخص نے کسی دوسری کرنسی میں قرضہ لیا ہے اس پر واجب ہے کہ وہ اسی کرنسی میں قرض واپس کرے جس میں اس نے قرض لیا تھا نہ کہ وہ قرض لیتے وقت اس کرنسی کی قیمت میں ادائیگی کرے؛ بلکہ معاہدے میں یہ ذکر کرنا بھی جائز نہیں کہ حاصل کردہ کرنسی کے علاوہ کسی اور کرنسی میں قرض کی ادائیگی کی جائیگی، اس لیے

جائز نہیں كہ مثلا ايك شخص كسى دوسرے سے سعودى ريال لے اور اس كى قيمت لگا كر واپس مصرى كرنسى كرے.

اور بغير كسى زبردستى كے آپس كى رضامندى سے كرنسى كى قيمت كا فرق دينا جائز ہے، فقہ اكيڈمى اور ہمارے بہت سے محقق علماء كرام كے فتاوى جات ميں يہى بيان ہوا ہے.

چنانچہ قرار نمبر (42) (4 / 5) ميں كرنسى كى قيمت كے تغير و تبدل ميں كے سلسلے ميں بيان ہوا ہے كہ:

اسلامى فقہ اكيڈمى كى مجلس كے پانچويں كانفرنس ميں جو كہ 1 ـ 6جمادى الاول 1409 ہجرى الموافق 10 – 15 ديسمبر 1988 ميلادى كويت ميں منعقد ہوئى كا بيان ہے كہ:

" اركان اور ماہرين كى جانب سے كرنسى كى قيمت ميں تغير و تبدل كے موضوع پر پيش كردہ بحوث كو ديكھنے، اور اس كے متعلق مناقشہ كى سماعت، اور اكيڈمى كى قرار نمبر 21 (9 / 3) كا مطالعہ كرنے كے بعد تيسرے سيشن ميں يہ قرار پايا كہ:

كاغذ كى كرنسى كو نقدى شمار كيے جاتا ہے، جس ميں مكمل قيمت كى صفت پائى جاتى ہے، اور اسے سود، زكاۃ اور سلم اور باقى سارے احكام ميں سونے اور چاندى كے مقرر كردہ شرعى احكام حاصل ہيں، مجلس نے درج ذيل قرار پاس كى ہے:

ثابت كردہ قرضہ جات كى كسى بھى كرنسى ميں ادائيگى كا اعتبار مثل كے ساتھ ہوگا نہ كہ قيمت كے ساتھ؛ كيونكہ قرض كى واپس كا مطالبہ اس كى مثل سے كيا جاتا ہے، اس ليے اگر كسى كے ذمہ قرض ہو چاہے وہ كسى بھى مصدر سے تعلق ركھے اسے ريٹ كے ساتھ مربوط كرنا جائز نہيں.

ديكھيں: مجلة المجمع عدد نمبر (5) جلد نمبر (5) صفحہ (1609).

اور شيخ عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ميرے ايك دينى بھائى ـ حسن ـ نے مجھے دو ہزار تونسى دينار بطور قرض ديے، اور ہم نے اس كا معاہدہ بھى لكھا، جس ميں جرمنى كرنسى كے حساب سے اس كى قيمت درج كى گئى، اور كچھ مدت گزرنے تقريبا ايك برس بعد كے بعد جرمنى كرنسى كى قيمت زيادہ ہوگئى، تو اس طرح ہوا كہ اگر ميں اسے جرمنى كرنسى ميں واپس كروں تو معاہدے ميں بيان كردہ دو ہزار تونسى دينار سے تين سو زيادہ دينے پڑتے ہيں، تو كيا مجھے قرض دينے والے كے ليے زيادہ لينا جائز ہے، يا كہ يہ سود شمار ہوگا... ؟

اور خاص كر جب كہ وہ اس كى ادائيگى جرمنى كرنسى ميں چاہتا ہو تا كہ جرمنى سے گاڑى خريد سكے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" قرض خواہ حسن کو وہی رقم لینی چاہیے جو اس نے آپ کو دی تھی یعنی دو ہزار تونسی دینار، الا یہ کہ آپ اسے زیادہ لینے کی اجازت دیں تو اس میں کوئی حرج نہیں.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا لوگوں میں بہتر وہ ہے جو ادائیگی میں اچھا ہے "

اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح مسلم میں روایت کیا ہے، اور امام بخاری رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں روایت کیا ہے:

" یقینا لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو ادائیگی میں بہتر ہے "

رہا مذکورہ معاہدہ تو اس پر عمل نہیں کیا جائیگا، اور اس میں درج شدہ کچھ بھی لازم نہیں کیونکہ یہ عقد غیر شرعی ہے، شرعی نصوص اس پر دلالت کرتی ہیں کہ قرض کی بیع تقاضا کے وقت کے مثل ریٹ سے جائز ہے لیکن اگر مقروض شخص احسان اور بدلہ دینے کے اعتبار سے زیادہ دینا پسند کرے، اس کی دلیل ابھی اوپر بیان کردہ حدیث ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 414).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ اس جیسے ایک سوال کے جواب میں کہتے ہیں:

" واجب یہ ہے کہ وہ آپ کو اتنے ڈالر ہی ادا کرے جتنے آپ نے اسے قرض دیے تھے؛ کیونکہ اس نے آپ سے یہی قرض لیا تھا، لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اگر آپ نے آپس میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ آپ کو مصری کرنسی میں قرض واپس کریگا تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں:

" ہم اونٹ درہموں میں فروخت کرتے اور پھر اس کے بدلے دینار لے لیتے، اور دینار میں فروخت کرتے تو اس کے بدلے میں درہم لے لیتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایا:

" اس میں کوئی حرج نہیں کہ اگر تم اس دن کے ریٹ کے مطابق لو اور جب تک تم علیحدہ نہ ہوئے اور تمہارے مابین کوئی چیز تھی "

تو یہ نقدی بیع کسی دوسری جنس کے ساتھ ہے، جو کہ سونے کی چاندی کے ساتھ فروخت کے زیادہ مشابہ ہے، اس لیے اگر آپ اور وہ اس پر متفق ہوئے ہیں کہ وہ آپ کو ان ڈالروں کے بدلے مصری کرنسی دیگا تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ ڈالر کا ریٹ مصری کرنسی میں اس وقت کا ہو جب آپ دونوں متفق ہوئے تھے.

مثلا اگر دو ہزار ڈالر اب اٹھائیس سو مصری کرنسی کے برابر ہیں تو آپ کے لیے اس سے تین ہزار مصری کرنسی لینا جائز نہیں، لیکن یہ جائز ہے کہ آپ اس سے اٹھائیس سو مصری کرنسی لے لیں، اور یہ بھی جائز ہے کہ آپ اس سے دو ہزار ڈالر لے لیں، یعنی آپ اس سے آج کا ریٹ یا اس سے بھی کم ریٹ لیں، یعنی اس سے زیادہ مت لیں؛ کیونکہ اگر آپ زیادہ لیتے ہیں تو آپ اس کا نفع لے رہے ہیں جو آپ کی ضمان میں نہیں ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نفع سے منع فرمایا ہے جو ضامن نہ ہو، لیکن اگر آپ اس سے کم لیتے ہیں تو یہ آپ کا اپنا کچھ حق لینا ہوگا، اور باقی ماننده کو معاف کرنا اور اس سے بری الذمہ ہونا ہے، اور اس میں کوئی حرج نہیں " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 414 - 415).

اور اگر فریقین میں ایك اس حکم کی مخالفت کرتا ہے تو وہ دونوں کرنسیوں کے فرق کی قیمت ناحق لے رہا ہے، جو کہ حرام ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! تم اپنے آپس کے مال ناجائز طریقے سے مت کھاؤ، مگر یہ کہ تمہاری آپس کی رضامندی سے ہو خرید و فروخت، اور اپنے آپ کو قتل مت کرو، یقینا اللہ تعالی تمہارے ساتھ مہربانی کرنے والا ہے النساء (29).

واللہ اعلم .